انتظار

تالیف
آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ

عرفان حیدر

جامعہ امام صادقؑ علمدار روڈ کوئٹہ پاکستان

انتظار

تالیف:...آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ:..عرفان حیدر

نظر ثانی: ....زین العابدین علوی، سید تاجدار حسین زیدی

کمپوزنگ:..حسنین عباس، ذیشان حیدر

ڈیزائن:..ذیشان مہدی، اختر علی مشہدی

طبع:..اول

تاریخ طبع:..۱۰رمئی ۲۰۱۲ء

تعداد:..۲۰۰۰

قیمت:..۵۰

ناشر:..الماس

ملنے کا پتہ:

جامعہ امام صادق بک سینٹر علمدار روڈ کوئٹہ پاکستان فون نمبر: ۰۸۱-۲۶۶۴۷۳۵

ویب سائٹ: www.almonji.com

info@almonji.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اس روح کائنات کے نام

جس پر دونوں جہاں کی بقا کا دار و مدار ہے

جس کے لئے زبان معصوم گویا ہوئی:

"یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاً وَّ قِسْطاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْراً"

حرف مترجم

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ذمہ دار ہدایت، پاک پروردگار عالم نے، ابتدائے خلقت سے عالم بشریت کے لئے ہادی و رہنما کا انتظام کیا ہے یہاں تک کہ ہادی و راہنما کا انتظام پہلے کیا، ہدایت پانے والوں کو بعد میں خلق کیا یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے ہدایت کرنے والوں کو پہلے خلق کیا اور ہدایت پانے والوں کو بعد میں۔ اس لئے جناب آدم علیہ السلام پہلے ہادی و رہنما بھی ہیں اور پہلے انسان بھی۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں پر ہی ختم نہیں ہوا بلکہ خدائے بے نیاز نے اس سلسلہ کی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی کڑیوں کو سلسلۂ نبوت و ہدایت کے دھاگے میں اس طرح پرویا کہ کائنات کے چپے چپے پر ہدایت کا عکس ابھرنے لگا۔ انبیاء کا سلسلہ ابھی ٹوٹنے بھی نہ پایا تھا کہ ہدایت کی ذمہ داری امامت کے مضبوط و مستحکم کندھوں پر آ گئی کیونکہ امامت تکمیل نبوت کا نام ہے۔

آخری نبی کا دور نبوت ابھی ختم بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ آپ نے ہدایت کے لئے امامت کی وہ سلسبیل جاری کر دی کہ رہتی دنیا تک تشنہ روح انسانیت سیراب ہوتی رہے گی کہ آج بھی زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہے۔

کیونکہ رسول اکرم ؐ نے فرمایا تھا:

تمہیں مہدی علیہ السلام کے بارے میں بشارت دیتا ہوں، مہدی علیہ السلام کے بارے میں بشارت دیتا ہوں، مہدی علیہ السلام کے بارے میں بشارت دیتا ہوں، جب لوگوں میں شدید

اختلافات ہوں گے تو اس وقت امام زمانہ (ع) ظہور کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کریں گے جس طرح سے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ وہ خدا کے بندوں کے قلوب کو حالت عبادت وبندگی سے سرشار کریں گے اور سب پر ان کی عدالت کا سایہ ہوگا۔

آج پوری کائنات اور کائنات کے ذرّہ ذرّہ کو اس ہادی برحق کا انتظار ہے کہ جب انسانیت سسک رہی ہے، ظلم وجور کا بول بالا ہے، مظلومیت دم توڑ رہی ہے، شریعت آہ وفریاد کر رہی ہے، بشریت گمراہی کے دلدل میں پور پور دھنستی جا رہی ہے۔ ہوا وہوس کی حکمرانی ہے، مظلوم کے مکان میں ظالم مکین ہے، مسجد ومنبر اپنے وارث حقیقی کو آواز دے رہے ہیں، بیت المقدس کو اپنے حقیقی حق دار کا انتظار ہے، بقیع حیران ہے تو کعبہ فریاد کناں......

وہ آئے گا، وہ ضرور آئے گا اور پوری کائنات کو اس صبح نو کا انتظار ہے، جب آفتاب ہدایت طلوع ہو کر پورے عالم انسانیت کو اپنے حصار میں لے لے گا۔ مگر یہ انتظار کب ختم ہو گا؟!

کیونکہ "الانتطار اشدّ مِن الموت"

مگر یہی انتظار مؤمنوں کے لئے حیات نو ہے۔

ہر شخص اور کائنات کی ہر چیز اپنے اپنے اعتبار سے اس ہادی برحق کا انتظار کر رہی ہے، جو ظالم سے مظلوم کا حق طلب کرے گا، جو انہیں گمراہی وتاریکی سے نکال کر ساحل نجات سے ہمکنار کرے گا، امن وامان، صلح وآشتی کا قیام ہوگا، عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا، تمام فرقے تمام مذاہب اور سب رنجشیں ختم ہو جائیں گی اور صرف ایک دین ہوگا، دین مرتضٰی۔

آپ کے زیر نظر یہ کتاب "انتظار" آیت اللہ سید مرتضٰی مجتہدی سیستانی صاحب کی

کتاب کامیابی کے اسرار کی ایک فصل ہے جس میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی آفاقی حکومت اور آنحضرت کے ظہور کے انتظار کی کچھ خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جسے حقیر نے اپنی بھرپور کوشش کو بروئے کار لاتے ہوئے کتاب کے اعلیٰ اہداف اور مصنف کے مقاصد کی ترجمانی کی ہے۔لیکن یہ معرکہ مجھ ناچیز سے تنہا سر ہونے والا نہیں تھا۔لہذا میں شکر گزار ہوں ان تمام دوست و احباب کا جنہوں نے اس کار خیر میں میری مدد فرمائی خصوصاً اس عظیم ماں کا جس نے ولایۃ اہلبیت علیہم السلام اپنے دودھ میں پلایا،اس محترم باپ کا جس کا محبّ اہلبیت علیہم السلام سے سرشار لہو میری رگ رگ میں دوڑتا ہے،اپنے اساتید جناب محمد جمعہ اسدی اور اکبر حسین زاہدی صاحب کا کہ جن کی زحمتوں کے نتیجے میں ناچیز اس مقام تک پہنچا اور اپنے بھائیوں عمران حیدر شاہد اور علی اسدی کا کہ جن کی شفقت اور تشویق نے مجھ میں حوصلہ پیدا کیا کہ میں اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکوں۔

میں تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں جناب زین العابدین علوی اور سید تاجدار حسین زیدی صاحب کا کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب پر نظر ثانی فرمائی۔

آخر میں خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ پرودگارا! ہماری اس ناچیز کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما اور اپنی آخری حجت،امامت کی آخری شمع امام زمانہ حجت بن الحسن علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل فرما اور ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔

عرفان حیدر

انتظار کی اہمیت

انتظاران باعظمت افراد کا خاصہ ہے جو کامیابی اور کامرانی کے راستے پر پوری طرح گامزن ہیں۔ چونکہ غیبت کے دوران خاندان عصمت علیہم السلام کے دامن اطہر سے جاری عظیم شخصیتوں سے متعلق روایتیں نیز مستحکم اور مظبوط اقوال زریں ہوئے ہیں۔ آنحضرتؑ کے ظہور کا انتظار کرنے والے ہر زمانے کے انسان سے افضل ہیں۔

اسی لئے ایک گروہ انتظار کی سختیوں کو دنیا میں کامیابی کی اہم کلید سمجھتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان انتظار کے اسباب اور اس کے کمال کی معرفت اور وسیلہ سے حقیقت کے بحر سے کامیابی کے جواہر حاصل کر سکتا ہے نیز سماجی مشکلوں اور مادی رکاوٹوں سے بھی نجات پا سکتا ہے۔

انتظار صحیح معنی میں دشوار گزار حالت ہوتی ہے گویا کہ اسرار کے بھنور نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے اور بہت ہی کم لوگوں نے حسب دلخواہ اس کے کمال کی راہ نکالی ہے اور دشمن کی مکاریوں کی مخالفت کی ہے چونکہ انتظار اپنے آخری اور بلندترین مرحلہ میں امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی ملکوتی حکومت میں آسمانی نظام کے رائج کرنے اور اس کی خدمت کرنے میں آمادگی اور مدد کے معنوں میں آتا ہے کہ جسے غیر عادی اور غیر معمولی قدرت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا

ہےاور ایسا انتظار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خاص اصحاب میں موجود ہے۔[۱]

انتظار جس مرحلے میں بھی ہو یہ عالم غیب سے غیبی مدد اور خدا سے تقرب کا راستہہے اور اگر اس میں دوام ہو اور اگر یہ تکامل حاصل کرلے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے وجود میں نفس اور ضمیر سے ناآگاہی کی وجہ سے پیدا ہونے والی کشیدگی اور کھنچاؤ کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور انسان کے باطن میں نور اور آشنائی کے دریچے کھول دیتا ہے اور اسی طرح سے انسان کے لئے تکامل کی راہ کھول دیتا ہے کیونکہ انتظار تمام تر ضروری اور لازم مدارج میں آمادگی کی حالت کو کہتے ہیں۔

باطنی توجہ کو دنیا سے خلوص، حقیقت اور نورانیت کی طرف جذب کرتی ہے۔ وہ جہان جس سے تمام تر شیطانی اور طاغوتی قوتیں اور طاقتیں نابود ہو جائیں اس دنیائے انسانیت کی جان میں انوار الٰہی کی چمک جگمگا اٹھتی ہے۔

اس حقیقت کی طرف غور کرنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہی انتظار کے عظیم مراحل کو طے کرسکتا ہے کہ جو غیر معمولی طاقت اور قوت کا حامل ہو۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت ایک غیر معمولی حکومت ہوگی جس کا درک کرنا ہماری ہمت،

۱۔ وہ لوگ جو امام زمانہ کی یاد اور توسل کے ساتھ انتظار کے مراسم برپا کرتے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس قسم کی مجالس و محافل الحمدللہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہی ہیں اور ہماری مراد اس طرح کی مجالس کی نفی اور اس طرح کے افراد کے اندر حالت انتظار کی عدم موجودگی نہیں ہے۔ کیوں کہ انتظار میں درجات و مراتب پائے جاتے ہیں۔ اور وہ افراد جو اس کے کمال اور عالی ترین مراتب تک پہنچے ہیں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے لیکن انھیں افراد میں سے اٹھے ہیں۔ اور سخت جاں فشانی اور جد و جہد اور سختیوں اور مشکلات کے تحمل کرنے کے ساتھ اس عظیم مقام کہ جس پر وہ فائز ہوئے ہیں کو حاصل کیا ہے۔

طاقت اور سوچ سے کہیں بالاتر ہے۔ اور سب کے لئے ضروری ہے کہ مددگار افراد حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اردگرد جمع ہو جائیں اور پہلی صف میں آپ کی مدد کریں تا کہ اللہ کے نیک لوگوں میں شمار ہوں اور آپ کے فرمان اور حکم کی اطاعت کرنے کی طاقت کو حاصل کریں جس کو حاصل کرنے کے لئے غیر عادی قدرت کا ہونا ضروری ہے۔[۱]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تین سو تیرہ ممتاز ساتھیوں کے اوصاف اور خواص کو بیان کرنے والی روایات ان کے بارے میں روحانی اور غیر عادی طاقتوں کے موجود ہونے کا پتا دیتی ہیں یہاں تک کہ غیبت کے زمانے میں بھی۔

انتظار کے عوامل

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم انتظار کے حقیقی معنی سے آشنائی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنے اور دوسروں کے اندر بھی یہ حالت پیدا کریں۔

حالت انتظار کو حاصل کرنے، سیکھنے اور اسے دوسروں تک آگے پہنچانے کے لئے مختلف راستے موجود ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے ہم معاشرے میں انتظار کی حالت پیدا کر سکتے ہیں اور ان کے وجود کی گہرائیوں میں انتظار کے بیج کو باثمر بنا سکتے ہیں اور درج ذیل بعض مہم ترین راہوں کے ذریعہ سے معاشرہ، مسئلہ انتظار کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔

۱۔ ولایت کے عظیم مقام سے آشنائی اور عظمت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی شناخت۔

۲۔ انتظار کے حیران کن آثار کے ساتھ اس کے صحیح اور کامل معنی اور اس کے عظیم مراحل

۱۔ کافی روایت میں امام عصرؑ کی حکومت کے اندر غیر معمولی طاقتوں سے استفادہ کی تصریح کی گئی ہے۔

سے آشنائی۔

۳۔امام عصرؑ کے اصحاب کے اوصاف وخصوصیات سے آشنائی جوانتظار کے عالی ترین مرتبہ تک پہنچے اور عظیم روحانی قوت سے ہمکنار ہوئے جوامام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے فرمان کو انجام دیتے ہیں۔

۴۔انسان اور آئندہ زمانے کے لوگوں کی زندگی میں ظہور کے زمانے میں واقع ہونے والے عظیم تحولات اوراہم ترین تغیرات سے آشنائی [۱]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مرتبہ کی معرفت، آپ کے محبین اور ساتھیوں کی شناخت اور عقل اور فہم وادراک کی تکمیل، غیبت اور عالم نامرئی سے ربطہ، ناشناختہ موجودات کی شناخت، دور دراز فضاؤں اور آسمانوں کے سفر اور اسی قسم کے دوسرے مسائل لوگوں کو مسئلہ ظہور امامؑ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

نیز جوآنخضرتؑ کی عظیم الشان ار آفاقی حکومت کے لئے آمادگی پیدا کرتے ہیں یہ تمام حقائق، پاک طینت افراد میں علم وآگہی اور جنون وعشق کا سرور پیدا کرتے ہیں اوراس طرح یہ افراداس عظیم الشان زمانے کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔معاشرے اور سماج میں انتظار اور ظہور کی حالت پیدا کریں جو ہرانسان کی مسلم ذمہ داری ہے۔اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ان کے علاوہ دوسرے راستے بھی موجود ہیں جوانسان کوانتظار کی طرف بلاتے ہیں ان میں سے بعض کی وضاحت ہم نے کتاب اسرار موفقیت میں ذکر کی ہے جیسے۔اخلاص، معارف سے آشنائی محبت اہل بیتؑ خود سازی اور.......

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مقام ومنزلت کی معرفت

امام کا باعظمت وجود اپنی نورانی خصوصیتوں کے سبب انتظار کی کیفیت کے لئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں آپؑ کے علاوہ کوئی بھی رہبری، امامت اور کائنات کی اصلاح کے لائق نہیں ہے یہ اسباب انسان کو آپ کی طرف جذب کرتے ہیں نیز آپؑ خدا کی آخری نشانی ہیں آپؑ ہی آخری راہنما اور ہادی ہیں جیسا کہ آپ سے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عِلْمُ الْاَنْبِیاءِ فِی عِلْمِهِمْ وَسِرُّ الْاَوْصِیاءِ فِیْ سِرِّهِمْ وَ عِزُّالْاَوْلِیاءِ فِیْ عِزِّهِمْ ، کَالْقَطْرَةِ فِی الْبَحْرِ وَ الذَّرَّةِ فِی الْقَفْرِ“[۱]

تمام نبیوں کا علم، تمام اوصیاء کے راز، تمام اولیاء کی عزتیں آپ کے علم، راز اور عزت کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے سمندر میں ایک قطرہ یا ریگستان میں ایک ذرہ۔

چونکہ ہم خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کے آخری فرد کے دور میں زندگی گزار رہے ہیں اسی لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم آپؑ کے زریں فرامین واقوال کے سائے میں رہتے ہوئے تباہی اور بربادی کے طوفان سے بچیں اور آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے راہ ہموار کریں نیز آپؑ کی حکومت کے انتظار میں ہر ایک لمحہ شمار کرتے رہیں تاکہ آپ پرچم ہدایت وعدالت افلاک عدل وانصاف پر نصب فرمادیں۔

۱۔ بحارالانوار، ۲۵/۱۷۳

اگر کوئی اس زمانے میں امام علیہ السلام کو پہچان لے اور زمانہ غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اس امداد سے آگاہی رکھتا ہو اور آپؑ کے ذریعے زمانۂ ظہور میں دنیا اور انسانوں میں ایجاد ہونے والی تبدیلیوں سے بھی آشنا ہو تو وہ ہمیشہ آپؑ کی یاد میں رہے گا اور اس طرح جیسا کہ حکم ہوا ہے[1] آفتاب ولایت کے طلوع کے انتظار میں زندگی بسر کرے گا۔ معرفت؛ ایسے انسان کے دل سے غلاظت اور زنگ کو پاک اور صاف کر کے اس کی جگہ پاکیزگی خلوص اور نورانیت کو جا یگزین کرے گی۔ اب ایک نہایت ہی پرکشش روایت کی طرف توجہ کریں جس سے امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانہ غیبت میں آپؑ کی طرف سے غیبی امداد کا پتہ چلتا ہے جابر جعفی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حضور اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

”....ذاکَ الَّذِی یَفتَحُ اللّٰہُ تَعالٰی ذِکرُہُ عَلٰ یَدَیہِ مَشارِقَ الاَرضِ وَ مَغارِبَھا ، ذاکَ الَّذِیْ یَغِیبُ عَنْ شِیعَتِہِ وَ اَوْلِیا ئِہِ غَیْبَۃً لا یَثْبُتُ فِیھا عَلَی الْقَوْلِ بِاِمامَتِہِ اِلّا مَنْ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہُ بِالْاِیْمانِ ““قالَ :فَقالَ جابِرُ :یا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَھَلْ یَنْتَفِعُ الشِّیْعَۃُ بِہِ فِیْ غَیْبَتِہِ ؟فَقالَ : ای وَالَّذِیْ بَعْثَنِیْ بِالنُّبُوَّۃِ اَنَّھُمْ لَیَنْتَفِعُوْنَ بِہِ وَ یَسْتَضِیْئُوْنَ بِنُوْرِ وِلایَتِہِ فِی غَیْبَتِہِ کَانْتِفاعِ النّاسِ بِالشَّمْسِ ،وَاِنْ جَلَّلَھَا السِّحابُ ، یا جابِرُ ،ھٰذا مَکْنُوْنُ سِرِّ اللّٰہِ وَ مَخْزُوْنُ عِلْمِہِ فاکْتُمْہُ اِلّا عَنْ اَھْلِہِ “[2]

....

۱۔ رجوع فرمائیں، بحارلانوار:۱۴۵/۵۲

۲۔ کمال الدین:۱۴۶/۱ اور ۱۴۷، بحارالانوار:۲۵۰/۳۶

''وہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) جن کے ذکر کو خداوند کریم زمین کے تمام گوشہ و کنار میں آپؐ ہی کے ذریعہ پہنچائے گا وہ اپنے شیعوں اور محبوں سے غائب رہیں گے اس طرح کہ بعض آپؑ کی امامت کے منکر ہو جائیں گے سوائے ان افراد کے جن کے ایمان کا خداوند کریم نے امتحان لے رکھا ہو۔

جابر جعفی کہتے ہیں: جابر بن عبداللہ انصاری نے پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی: یا رسو لؐ اللہ! کیا شیعہ ان کی غیبت کے زمانے میں ان سے بہرہ مند ہو سکیں گے؟

پیغمبر اکرمؐ نے جواب میں فرمایا:

''اس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا وہ افراد آپؑ کے وسیلہ سے بہرہ مند ہوں گے ان کی غیبت کے زمانے میں ان کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے ،جس طرح لوگ سورج سے بہرہ مند ہو تے ہیں اگر چہ بادل اسے ڈھانکے ہوئے ہوں۔اے جابر! وہ خدا کے مخفی رازوں اور اس کے علم کے خزانوں میں سے ہے۔لہذا اسے مخفی رکھو مگر اس کے اہل سے''.

جیسا کہ آپؐ نے ملاحظہ فرمایا کہ پیغمبر اکرمؐ نے اس حدیث میں تاکید کے ساتھ قسم کھائی ہے کہ شیعہ امام عصر ارواحنا فداہ کے زمانہ غیبت میں آپؑ کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے۔

کیست بی پردہ بہ خور شید ،نظر باز کند

چشم پوشیدۂ ما،علت پیدائی توست

از لطافت نتوان یافت ،کجا می باشی

جای رحم است بر آن کس کہ تماشایی تست

اگر چہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اس زمانے میں غائب ہیں مگر حقیقت میں پردۂ غیبت ہمارے دلوں پر ہے ورنہ امامؑ اس شخص کے لئے چمکتا ہوا نور ہیں جس کا دل آئینہ کی طرح پاک اور صاف ہو خواہ ظاہراً نابینا ہو۔[۱]

اس حقیقت کی طرف توجہ انسان کی منزل ولایت اور آپؑ کے علم اور قدرت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور دلوں کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت سے سرشار اور آنحضرتؑ کی آئندہ آنے والی حکومت کے انتظار کو ایجاد کرتی ہے۔

انتظار کے آثار سے واقفیت

۱۔ مایوسی اور ناامیدی سے کنارہ کشی

ایسے معاشرے میں جہاں دین کا نام ونشان بھینہ ہو اور لوگ بہتر مستقبل کی فکر میں نہ ہوں تو وہاں قتل وغارت، خوں ریزی، خودکشی اور اسی طرح کی دوسری برائیاں وجود میں آتی ہیں۔ چونکہ لوگ ''منفی عوامل'' جیسے فقر، تنگدستی، ظلم وستم، تجاوز، قانون شکنی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور بے اعتنائی جیسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں اور ان سے نبرد آزمائی کے حربوں سے ناواقفیت کی وجہ سے گھر، سماج اور معاشرے کی تباہی دیکھتے ہی مایوسی وناامیدی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

۱۔ اس مطلب کی وضاحت کے لئے کتاب اسرار موفقیت ج ۲ کے صفحہ نمبر ۵۰ سے ابوبصیر کی روایت میں امام باقر علیہ السلام کے غائب ہونے کے واقعہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

چونکہ اس کی غیبی طاقت سے مایوس ہو جاتے ہیں لہٰذا ان مشکلوں سے بچنے کے لئے خود کشی کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ پھر اس ظلم اور بربریت کو اختیار کرکے صرف اپنی دنیا و آخرت ہی نہیں بلکہ اپنے اہل وعیال نیز رشتہ داروں تک کو بھی اس بھیانک تباہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

وہ شخص جس کے دل میں انظار کی کیفیت موجزن ہے اور ہمہ وقت دنیا کے اندر نور ولایت کے چمکنے کی امید میں ہے، کبھی ایسا ظلم نہیں کرسکتا جو اپنے ساتھ پورے معاشرے کی تباہی کا سبب بنے۔

چونکہ وہ انتظار کے مسائل سے واقف ہے اور نا امیدی و مایوسی سے کنارہ کش ہے۔ یہ روایت اسی حقیقت پر دلالت کرتی ہے۔

"عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنْ شَیْءٍ مِنَ الْفَرَجِ ، فَقَالَ : اَوَ لَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ اِنْتِظَارِ الْفَرَجِ مِنَ الْفَرَجِ ؟ قُلْتُ لاٰ اَدْرِیْ اِلاّٰ اَنْ تُعَلِّمَنِیْ . فَقَالَ نَعَمْ ، اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ الْفَرَجِ "[۱]

حسین بن جہم کہتے ہیں: میں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے فرج کے بارے میں دریافت کیا تو امامؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ فرج کا انتظار کشادگی اور وسعت میں ہے۔ میں نے عرض کیا آپ نے جتنا مجھے بتایا ہے مجھے اس کے سوا نہیں معلوم۔ امام نے فرمایا: ہاں! فرج کا انتظار کشادگی اور آسائش سے ہے۔

۱۔ بحارالانوار:۵۲/۱۳۰

۲۔روحانی تکامل

انسان اپنے اندر انتظار کامل کے ایجاد کرنے کے ساتھ کچھ حد تک ظہور امامؑ کے زمانے کے لوگوں کے جیسے حالات (تطہیر قلب) پیدا کر کے، امید وانتظار کے وسیلہ سے اپنے آپ کو نا امیدی وتباہی سے نجات دلا سکتا ہے۔

اسی سے متعلق امام صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے اور اسی طرح حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''أَفْضَلُ عِبادَةِ الْمُؤْمِنِ اِنْتِظارُ فَرَجِ اللّٰهِ''[1]

''مومن کی سب سے بہترین عبادت یہ ہے کہ وہ خدا سے فرج کا انتظار رکھتا ہو''

اسی بنا پر انتظار کے ذریعہ انسان ظہور امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے بعض آثار تکامل کو اپنے اندر ایجاد کر سکتا ہے۔ ابو خالد کی اس بات کی وضاحت امام سجاد علیہ السلام کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

''عَنْ اَبی خالِدِ الْکابُلی عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ تَمْتَدُّ الْغَیْبَةُ بِوَلِیِّ اللّٰهِ الثّانی عَشَرَ مِنْ اَوْصِیاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ الْأَئِمَّةِ بَعْدِهِ ،یا أَباخالِدٍ ،اِنَّ أَهْلِ زَمانِ غَیْبَتِهِ ،اَلْقائِلُوْنَ بِاِمامَتِهِ ،اَلْمُنْتَظِرُوْنَ لِظُهُوْرِهِ ،أَفْضَلُ أَهْلِ کُلِّ زَمانٍ ،لِاَنَّ اللّٰهَ تَعالٰی ذِکْرُهُ أَعْطاهُمْ مِنَ الْعُقُوْلِ وَالْاَفْهامِ وَالْمَعْرِفَةِ ما صارَت بِهِ الْغَیْبَةُ عِنْدَ هُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُشاهَدَةِ ،وَ جَعَلَهُمْ فِی ذٰلِکَ الزَّمانِ

---

[1] بحار الانوار: ۱۳۱/۵۳

بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِيْنَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ ،اُوْلٰئِکَ الْمُخْلِصُوْنَ حَقّاً،وَ شِيْعَتُنَا صِدْقاً ،وَالدُّعَاةُ اِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ سِرّاً وَ جَهْراً وَقَالَ : اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنْ أَعْظَمِ الْفَرَجِ "۱

ابوخالد کابلی حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

ولی خدا جو پیغمبر اکرمؐ کے اوصیاء میں سے بارہویں (خلیفہ) اور آپؐ کے بعد آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے ہیں کی غیبت طولانی ہوگی اے ابوخالد! بے شک ان کے زمانۂ غیبت کے لوگ، ان کی امامت پر عقیدہ رکھنے والے اور ان ظہور کے منتظر لوگ ہر زمانے کے لوگوں سے افضل ہیں۔

کیونکہ خداوند کریم عقلوں کو ان کا ذکر اس قدر عطا کرے گا کہ ان کے نزدیک غیبت مشاہدے کی طرح ہوگی اور ان کو اس زمانے میں ان مجاہدین کی طرح قرار دیا جائے گا کہ جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کے دور میں تلوار سے جہاد کیا ہو حقیقت میں وہی با اخلاص ہیں اور وہ ہمارے سچے شیعہ ہیں اور لوگوں کو ظاہری اور مخفی طور سے بھی دین خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

اس کے بعد امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: "ظہور کا انتظار عظیم ترین فرج میں سے ہے۔"

دوست نزديك تر از من ،به من است

وين عجيبتر كه من از وى دورم

اين سخن با كه توان گفت كه دوست

در كنار من و من مهجورم

۱۔ بحارالانوار: ۱۲۲/۵۲

انتظار کی راہ تکامل تک پہنچنے والے سچے منتظرین اپنے آپ کو حکومت خدا کی غیبی قدرت سے پوری دنیا پر حکومت کے لئے آمادہ کرنے کے اثر سے غیبت کے زمانے میں بعض زمانۂ ظہور کے فردی خواص اور خصوصیات جیسے تطہیر قلب وغیرہ تک رسائی حاصل کرتے ہیں اس حد تک کہ غیبت کا زمانہ ان کے لئے روز روشن کی طرح عیاں ہے اگر ان کے اندر اس طرح کے اثرات نہ ہوں تو کس طرح فرج اعظم کا انتظار فرج ہے؟ وہ حالت انتظار کے ساتھ غیبت اور زمانۂ ظہور کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں اور اس زمانے کے بعض حالات کو غیبت کے زمانے میں پا لیتے ہیں۔[1]

مرحوم شیخ انصاری امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے شریعت کدہ پر

دلوں کو منور کرنے والا واقعہ دنیائے تشیع کی اس عظیم شخصیت کا ذکر ہے جس نے ظاہری اور باطنی دونوں محاذوں پر غیبی امداد اور قوت سے دین مبین کی حفاظت کی۔

شیخ انصاریؒ کے ایک شاگرد، آپ کے امام علیہ السلام سے تعلق اور امام علیہ السلام کے شریعت کدہ پر شرفیابی کو یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی غرض سے کربلا پہنچا۔ انہی ایام میں ایک بار میں آدھی رات کے وقت حمام جانے کے لئے گھر سے باہر آیا، چونکہ گلیوں میں کیچڑ وغیرہ زیادہ تھا لہذا میں نے اپنے ساتھ ایک شمع بھی لے لی اور میں اس کی مدھم روشنی میں چلنے لگا۔

۱۔ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ مرحوم بحر العلوم اور مرتضی شیخ انصاریؒ جیسے بہت کم افراد ایسے حالات تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

کچھ فاصلے پر ایک شخص نظر آیا میں نے محسوس کیا جیسے شیخ انصاریؒ ہوں ۔راستہ طے کر کے جیسے ہی قریب ہوا تو یقین ہو گیا آپ ہی ہیں۔

میں نے سوچا یہ حضور اس تاریکی میں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں جب کہ آپ کی بینائی بھی کمزور ہے۔ میں نے سوچا کہیں کوئی آپ کا تعاقب نہ کر رہا ہو کہ جو آپ کو نقصان پہنچا ئے لہٰذا خاموشی سے آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک پرانی ساخت کے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور خلوص نیت کے ساتھ زیارت جامعہ پڑھنے لگے۔

زیارت سے فارغ ہوتے ہی اس مکان میں داخل ہوئے۔ پھر میں نے کچھ نہیں دیکھا صرف آپؒ کی آواز آ رہی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ کسی سے ہم کلام ہیں۔ میں وہاں سے پلٹا پھر حمام گیا اور اس کے بعد حرم مطہر گیا وہاں میں نے شیخ کو دیکھا۔

اس سفر سے واپس آ کر میں نجف اشرف میں شیخ کی خدمت میں پہنچا اور اس رات والے واقعہ کو دہرایا اور اس کی تفصیل پوچھی،

پہلے تو شیخ نے انکار کیا لیکن مزید اصرار پر آپؒ نے فرمایا:

جب امامؑ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے تو میں اس گھر کے دروازے پر چلا جاتا ہوں ،جسے تم اب کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے،زیارت جامعہ پڑھنے کے بعد اذن طلب کرتا ہوں ۔اگر اجازت مل جاتی ہے تو آنحضرتؑ کی خدمت میں فیضیاب ہوتا ہوں ۔جو مسائل میری سمجھ سے بالا ہوتے ہیں آپؑ اسے بطور احسن حل فرماتے ہیں۔

پھر شیخؒ نے فرمایا:

اور سنو جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کو چھپائے رکھنا۔ ہرگز کسی کے سامنے بیان نہ

کرنا۔[۱]

اسی طرح اور دوسری بزرگ شخصیتیں بھی ہیں جنہوں نے امامؑ سے بارہا ملاقات کی ہے اور اپنے آپ کو حضرتؑ کے ظہور کے لئے ہمہ وقت آمادہ رکھتے تھے۔ان لوگوں کی طرح نہیں جو قرآنی آیتوں کی تأویل اور توجیہ کریں گے نیز آنحضرتؑ کے ساتھ جنگ بھی کریں گے۔

کلید گنج سعادت فتد به دست کسی
که نخل هستی اورا بود بَرِ هنری
چو مستعد نظر نیستی ،وصال مجوی
که جام جم ندهد سود ،وقت بی بصری

کامیابیوں کی کلید اور محرومیوں کے اسباب

یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے: کس طرح ہر دفعہ شیخ اجازت حاصل کر لیتے تھے اور امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے شریعت کدہ میں زیارت جامعہ کے پڑھتے اور اجازت لے کر ساتھ بیت الشرف میں داخل ہوتے اور اپنے مہربان امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ گفتگو کرتے ؟

انہوں نے کس طرح یہ مرتبہ حاصل کیا تھا؟ نیز ان کے شاگرد نے بھی امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے بیت الشرف کو دیکھا اس کے باوجود یہ افتخار نہیں رکھتے تھے چونکہ مرحوم شیخ ؒ نے ان سے فرما دیا تھا کہ اس کے بعد تم اس بیت الشرف کو کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے۔

۱۔زندگانی وشخصیت شیخ انصاریؒ:۱۰۶

یہ سوال اہم ہے اور اس کا اطمینان بخش جواب دینا بھی ضروری ہے۔افسوس کی بات ہے کہ بعض افراد اس طرح کے سوالات کے لئے پہلے سے تیار شدہ جواب رکھتے ہیں اور مقابل کو فوراً جواب دیتے ہیں: خدا نے اسی طرح چاہا ہو گا یا خدا ان میں سے (نعوذ باللہ) بعض افراد کے ساتھ رشتہ داری اور ان کے قوم وقبیلہ سے اپنائیت رکھتا ہے اور کسی قسم کا ارتباط پیدا کرنے کے لئے دوسرے لوگوں کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے!

اس قسم کے جوابات عموماً ذمہ داریوں سےجان چھڑانے کا طریقہ ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ نہ ہی جوابات قانع کنندہ ہیں اور نہ ہی ان سے کبھی کسی کو راہ تکامل کی طرف راہنمائی کر سکتے ہیں ہم اس سوال کا جواب خاندان وحی علیہم السلام کے فرامین کی روشنی میں دیں گے۔

خداوند عالم نے تمام انسانوں کو روحانی کمال اور معنویت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنی عمومی دعوت میں جو کوئی بھی اس راہ میں قدم بڑھائے اجر اور بدلہ عنایت کیا ہے اسی طرح کہ جیسے میزبان اپنے مہمانوں کو دعوت کرتا ہے اور سب کی شرکت کی صورت میں خدمت اور پذیرائی کرتا ہے، نیز خداوند کریم نے بھی کمال وارتقاء کا زمینہ ہر انسان کے لئے فراہم کیا ہے۔ اور اسی طرح ان کو تکامل کی طرف دعوت دی ہے اور قرآن مجید میں صریحاً فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جاهَدُوْا فِيْنا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنا﴾[1]

''جو بھی ہماری راہ میں کوشش کرے ہم ضرور اسے اپنی راہ میں ہدایت کریں گے''

مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ خدا کی دعوت کا جواب دیں اور روحانی کمال اور معنوی کارتقاء کی راہ میں قدم بڑھائیں۔لہٰذا یہ بات مسلم ہے کہ انسان کے اندر ارتقاء کا مادہ موجود

۱۔سورۂ عنکبوت، آیت:۶۹

ہے اور وہ اس قدرت سے بہرہ مند بھی ہے، لیکن اس سے استفادہ نہیں کرتا جیسے تنگ نظر اور چھوٹی سوچ کے مالک دولت مند افراد ہمیشہ بینک اکاؤنٹ پر کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس سے خوشحال رہتے ہیں، انہیں کبھی بھی اس مال و دولت سے استفادہ کرنے کی توفیق نہیں ہوتی ۔ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ قوتوں اور توانائیوں سے استفادہ کیا جائے تا کہ اپنے خسارے اور گھاٹے کا جبران ہو سکے اور عظیم مقاصد تک رسائی حاصل ہو سکے ۔ بہت سارے لوگ روحانی اور معنوی کمال تک پہنچنے کی ذاتی طور پر بہت زیادہ آمادگی اور توانائی رکھتے ہیں چونکہ ان امور کے ساتھ ان کا کوئی کام نہیں ہوتا لہٰذا اس قسم کی تمام تر توانائیوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے یہاں تک کہ دنیا کو خیر آباد کہہ دیتے ہیں اور ان توانائیوں کو اپنے ساتھ زیر خاک لے جاتے ہیں جس طرح کہ گذشتہ زمانوں میں دولت مند افراد اپنے مال و دولت کو حفاظت کی خاطر زمین میں دفن کر دیتے تھے مگر بعد میں نہ ہی تو وہ خود اور نہ ہی ان کی اولاد اس مال سے کسی قسم کا استفادہ کر سکیں ۔

یہ بات واضح ہو جائے کہ بعض افراد بہت زیادہ، روحانی طاقت کے حامل تھے نیز ان کی درک کرنے کی قوت بھی فوق العادہ تھی انہوں نے کیسے یہ طاقت و قوت حاصل کی اس کا اندازہ بزرگ شیعہ عالم دین مرحوم حرّ عاملیؒ کی اس گفتگو سے ہوتا ہے ۔ آپؒ فرماتے ہیں:

یہ بات واضح اور روشن ہے کہ دیکھنا اور سننا اور دیگر چیزیں جن کا سیدھا تعلق آنکھ، کان اور مربوط اعضاء سے ہے ۔ آنکھ اور کان یہ دونوں چیزیں روح کے لئے وسیلہ ہیں ۔ روح ان کے ذریعہ دیکھتی اور سنتی ہے ۔ چونکہ روح کی طاقت قوی نہیں ہے اس لئے سماعت و بصارت اس جیسی خاص مادی چیزوں تک محدود ہے ۔

اسی وجہ سے فقط مادیات کو ہی دیکھ پاتی ہے اور روحانی مسائل کے درک کرنے کی قوت نہیں رکھتی اگر انسان اپنی ذمہ داریوں کو بطور احسن انجام دے کر اپنی روحانی طاقت کو قوی کرلے تو مادیات اور طبیعیات سے مزید استفادہ کرنے کی استطاعت پیدا ہو جائے گی۔ پھر وہ اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کا مشاہدہ کر سکے گا جو دوسروں کو نہیں دکھائی دیتیں۔ ایسی صدائیں بآسانی سن سکے گا جسے دوسرے نہیں سن سکتے۔

یہ قدرت اور غلبہ مختلف افراد میں مختلف طرح سے پایا جاتا ہے، اسی طرح کہ جس طرح ان کا تقرب بھی خدا کے نزدیک یکساں اور برابر نہیں ہے جو بھی عبادت، جدوجہد اور کوشش کے ذریعہ سے خدا کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اس کے روحانی اور معنوی حالات قوی تر اور مضبوط و مستحکم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ایسے امور میں جن میں دوسرے لوگ آنکھ اور کان سے درک کرنے کی قوت نہیں رکھتے ان میں وہ قوی تر اور نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے۔[۱]

اس بحث سے روشن ہوا کہ مرحوم شیخ انصاریؒ جیسے افراد کیسے یہ عظیم نعمت حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن دوسرے افراد یہ قدرت اور توانائی نہیں رکھتے اور ان کی نظریں اس طرح کے امور دیکھنے سے عاجز ہیں۔

صحیح معنوں میں حالت انتظار کو حاصل کرنا ہمارے لئے ایک تحفہ ہے۔

دیدهٔ باطن چو بینا می شود

آنچه پنهان است ،پیدا می شود

۱۔ الفوائد الطّوسیہ، تالیف مرحوم شیخ حرّ عاملی: ۸۲

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے وہ منتظرین جنھوں نے انتظار کی راہ میں چل کر اپنے آپ کو سنوارا ہے، وہ لوگ ہوائے نفس سے فرار، روح کی پرواز اور ترقی کے ساتھ نفس کے تسلط اور کنٹرول سے رہائی حاصل کرتے ہیں تو نفس کی جذابیت اور کشش میں یہ طاقت نہیں کہ انہیں اپنی طرف کھینچ لے کہ جس طرح فضائی راکٹ وغیرہ جب زمین کے مدار سے خارج ہو جاتا ہے تو پھر اس کو زمین کا کشش اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی؛ اگر ہم بھی تغیّر زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ہوائے نفسانی کے مدار سے خارج کر لیں تو نفس کی کشش و جذابیت اور شیطانی وسوسے ہمیں متأثر نہیں کر سکتے۔

حضرت سلمانؑ اور اہل بیت علیہم السلام کے دوسرے اصحاب اس طرح تھے اور وہ نفس کے دائرے سے خارج اور مادیات کی قید سے رہائی حاصل کر چکے تھے۔ اسی وجہ سے وہ افراد غیب کے عالم سے رابطہ برقرار کئے ہوئے تھے۔ جو ولایت اور قدرت و طاقت حضرت سلمانؑ کے پاس تھی چونکہ انہوں نے نفس کے دائرے سے نکل کر اپنی ہوائے نفس کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ اپنی خواہشات اور ارادوں پر حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ارادوں کو مسلط کر رکھا تھا اسی وجہ سے اپنی غیبی اور پوشیدہ قدرتوں اور طاقتوں سے بہرہ مند ہو کر ان سے عمل میں استفادہ کرتے تھے۔

۳۔ مقام ولایت کی معرفت

ظہور کا انتظار، ولایت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قدرت اور طاقت کو منتظر شخص کے دل و جان میں استحکام پیدا کرتا ہے اور اس کو اس عقیدے پر ثابت اور استوار کرتا ہے کہ ایک دن یقیناً خانۂ خدا کے پاس سے قدرت خدا امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھوں روشن و آشکار ہو گی

اور دنیا کے تمام تر جونک صفت سرکش باغیوں کو(جوضعیفوں کا خون چوسنے میں لگے ہوئے ہیں)ان کے ان برے اعمال کی سزا دے کر ولایت کی عظیم قدرت اور استحکام کو تمام دنیا والوں کے لئے روشن اور ثابت کریں گے کہ کوئی ایسا امامت اور ولایت کے مرتبہ کا اہل ہے جو قدرت خدا کو ظاہر اور آشکار کر سکتا ہے۔

یہ ایک منتظر کا عقیدہ اور فکر ہے لہٰذا ظہور کا انتظار دین کے اصلی اور حقیقی عقائد اور معارف پر اعتقاد کے ساتھ ہے، کیونکہ انتظار، معرفت اور اعتقادات کا بیج منتظرین کے ذہنوں میں بوتا ہے اور ان میں یقین اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔اس کے نتیجہ میں پوری دنیا ولایت کی حکومت ،طاقت ،اور قوت کے کنٹرول میں آجائے گی اور ولایت کی عظیم الشان اور ناشناختہ حکومت دنیا کی تمام تر ظالم وجابر طاقتوں اور حکومتوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردے گی اور دنیا کی یہ مادی تہذیب وتمدن ولایت الٰہی کی اس بے پناہ طاقت اور حکومت کے سامنے تاب نہ لاتے ہو ئے مصلح جہان کے دائرے میں آجائے گی۔

۴۔مہدویت کے دعویداروں کی پہچان

مذہب تشیع کی پوری تاریخ میں متعدد افراد نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔اور اپنے آپ کو رہنما اور عوام کی اصلاح کرنے والے کے نام سے متعارف کروایا ہے،اور اس حربے سے انسانوں کے جان، مال اور خون کو پائمال کیا ہے اور بعض کو گمراہی کی طرف بھی کھینچ کر لے گئے ہیں ؛لیکن وہ افراد کہ جنہوں نے صحیح طور پر اور سچے دل سے انتظار کی راہ میں قدم رکھا ہے ،اپنے وجود کو ولایت کے چمکتے ہوئے انوار سے روشن کیا ہے وہ کبھی ان دھوکے بازوں کے دام فریب میں نہیں آتے بلکہ ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔

برو این دام بر مرغ دگر نه

که عنقا را بلند است آشیانه

رہزنوں اور حیلہ سازوں کی شناخت ہمیں امامت کے بلند و بالا درجہ سے آشنائی کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے آب حیات کو سراب کے بدلے میں نہیں بیچتے ہیں اور خلافت کے غاصبوں کو نہیں مانتے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تکامل یافتہ منتظرین یا آپؑ کے عظیم اصحاب کی معرفت

حیرت انگیز انکشاف یہ ہے کہ انتظار با کمال منتظرین کے لئے تحفۂ خداوندی ہے یہ افراد فقط عقیدے اور اعتقاد کے لحاظ سے ہی ولایت اہل بیت علیہم السلام کے مقام و مرتبے اور منزلت کی معرفت نہیں رکھتے بلکہ وہ خود بھی آفتاب ولایت کے چمکتے ہوئے دریچے ہیں یعنی انتظار کی راہ میں تکامل کے اثر سے اپنی ظرفیت کی حد تک خاندان وحی علیہم السلام کے مرتبے سے معنوی اور روحی طاقتیں اور قدرتیں کسب کرتے ہیں اور ان کو جو ذمہ داریاں دی جاتی ہیں وہ انہیں بحسن و خوبی انجام دیتے ہیں ایسے افراد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی پوری طرح مدد کرنے والے ہیں اور آنحضرتؑ کے مقام ولایت کی طرف سب سے آگے ہیں۔

اب آپ اس نکتہ کی طرف توجہ فرمائیں، خداوند کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعاً﴾[1]

۱۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۴۸

''اب تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو اور تم جہاں بھی رہو گے خدا ایک دن سب کو جمع کردے گا''

یہ آیت کریمہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان تین سو تیرہ صحاب کے بارے میں ہے کہ جو ظہور کے دن سب سے پہلے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ خداوند کریم ان سب کو اپنے بیت الشرف (کعبۃ اللہ) میں ولی برحق کے اردگرد جمع کردے گا تا کہ آنحضرتؑ کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور زمانے کی بدبختیوں کو ختم کردیں۔

یہاں پر بعض افراد کے ذہن میں ایک بہت ہی اہم سوال آسکتا ہے کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کا کیا مطلب ہے اور حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان تین سو تیرہ اصحاب باوفا میں کون کون سی ایسی خوبی ہے کہ وہ دوسروں لوگوں پر سبقت لے جائیں گے اور عظیم مرتبہ پر فائز ہوں گے؟!

اگر ہم سرچشمہ وحی سے دریافت کریں تو امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث، مذکورہ آیت کی تفسیر کرتی ہے:

''اَلْخَيْرَاتُ: اَلْوِلَايَةُ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ'' [۱]

''خیرات سے مراد ہم اہل بیتؑ کی ولایت ہے''

۱۔ مرحوم نعمانی کی کتاب الغیبہ، ص ۳۱۴

اصحاب باصفا کی طاقت وقدرت کا سرسری جائزہ

انسان ولایت کی قبولیت میں جتنی بھی کوشش کرے گا اتنی ہی اس کی روح قوی ہوتی چلی جائے گی نیز غیر معمولی طاقت کا مالک بن جائے گا۔ پھر حسب دلخواہ وہ مادی اور غیر مادی موجودات پر بھی حکومت کرسکتا ہے جیسا کہ مرحوم علامہ بحر العلوم کے اسبے مثال واقعہ سے معلوم ہوتا:

مرحوم علامہ بحر العلومؒ اختلافی قلب (خفقان) کے مریض تھے اس مرض کے ساتھ گرمیوں میں کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک مخصوص زیارت سے مشرف ہونے کی نیت سے بہت شدید گرمی والے دن نجف اشرف سے نکلے لوگوں نے تعجب کیا کہ مرض اور اس ہوا کی گرمی میں یہ کیسے سفر کریں گے؟!

آپ کے ساتھ سفر کرنے والوں میں مرحوم شیخ حسین نجف بھی تھے جو سید بحر العلومؒ کے زمانے کے مشہور علماء میں سے تھے تمام افراد گھوڑوں پر سوار سفر کررہے تھے ایک بادل ہوا میں دکھائی دیا جس نے ان پر سایہ کیا، پھر سرد ہوائیں چلنے لگیں ہوا اس حد تک ٹھنڈی ہوگئی تھی جیسے یہ تمام افراد زیرزمین راہ میں سفر کررہے ہوں وہ بادل اس طرح ان لوگوں پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ وہ کان شور کے نام سے ایک مقام کے نزدیک پہنچے وہاں پر بزرگ عالم دین شیخ حسین نجف کے جاننے والوں میں سے کسی سے ان کی ملاقات ہوگئی اور وہ بحر العلومؒ سے جدا ہو گئے اور اپنے دوست سے احوال پرسی اور گفتگو میں مشغول ہو گئے اور پھر یہ بادل سید بحر العلومؒ کے سر پر سایہ کئے رہا یہاں تک کہ سید بحر العلومؒ مہمان خانے میں داخل ہو گئے چونکہ سورج کی گرمی شیخ نجف کو لگی لہٰذا ان کی حالت خراب ہوگئی اور اپنی سواری سے زمین پر گر پڑے ادھیڑ عمر یا

فطرتی کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے انہیں اٹھا کر مہمان خانے میں سید بحر العلومؒ کے پاس پہنچایا گیا اس کے بعد جب انہیں ہوش آیا تو سید بزرگوار سے عرض کی۔

" **سیدنا لم تدر کنا الرحمة** " اے ہمارے سید و سردار رحمت نے ہمیں اپنی لپیٹ میں کیوں نہ لیا۔ تو سید نے فرمایا:" **لم تخلفتم عنها ؟** "

تم نے رحمت کی مخالفت کیوں کی؟! اس جواب میں ایک لطیف حقیقت پوشیدہ ہے۔ ۱

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب خاص کی قدرت تصرف اس حد تک ہے کہ امام کے تین سو تیرہ اصحاب خاص میں سے کچھ افراد اسرار آمیز بادلوں سے استفادہ کرتے ہیں اور ظہور کی ابتداء میں بادلوں کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پہنچا کریں گے۔

مفضل کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"**قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا اُذِنَ الْاِمَامُ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعِبْرَانِیّ فَاُتِیحَتْ لَهُ صَحَابَتُهُ الثَّلاثُ مِأَةٍ وَ ثَلاثَةَ عَشَرَ قَزَعٌ کَقَزَعِ الْخَرِیْفِ وَ هُمْ أَصْحَابُ الْاَلْوِیَّةِ ، مِنْهُمْ مَنْ یُفْقَدُ عَنْ فِرَاشِهِ لَیْلاً فَیُصْبَحُ بِمَکَّةَ وَ مِنْهُمْ مَنْ یُرٰی یَسِیْرُ فِی السَّحَابِ نَهَارًا یُعْرَفُ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِیْهِ وَ حِلْیَتِهِ وَ نَسَبِهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ أَیُّهُمْ أَعْظَمُ اِیْمَانًا ؟ قَالَ : اَلَّذِی یَسِیْرُ فِی السِّحَابِ نَهَاراً وَ هُمُ الْمَفْقُوْدُوْنَ وَ فِیْهِمْ نُزِلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ (اَیْنَمَا تَکُوْنُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا)** " ۲، ۳

۱۔ العبقری الحسان: ۶۹/۲ ۲۔ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۴۸

۳۔ بحار الانوار، : ۳۶۸/۵۲، غیبت نعمانی: ۱۶۸، تفسیر عیاشی، : ۶۷/۱

''جب بھی امام کواذن ہوگا خدا کواس کے عبری (عبرانی زبان) سے پکارا جائے گا اس وقت آپ کے تین سو تیرہ اصحاب خزاں کے بادل کی مانند جمع ہو جائیں گے۔ وہی آپ کے یاور و مددگار ہوں گے۔

ان میں سے بعض رات میں اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں ہوں گے اور ان میں سے بعض وہ ہوں گے جو دن میں بادلوں میں سیر کرتے ہوئے نظر آئیں گے اور وہ اپنے ناموں اور اپنے باپ کے نام اور اپنی صفت اور اپنی نسبتوں سے پہچانے جائیں گے۔

میں نے کہا: ان دو گروہوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کون سا گروہ باعظمت ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ جو دن میں بادلوں کی سیر کریں گے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی جگہوں سے غائب ہو جائیں گے ان ہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے: ''تم جہاں بھی رہو گے خدا ایک دن سب کو جمع کر دے گا''

ظہور کے زمانے کی معرفت

ظہور کے زمانے میں دنیا کی حالت سے آشنائی اور وہ عظیم تبدیلی جو اس زمانے میں پیش آئے گی انسان کو مسئلہ انتظار کی طرف بلاتی ہے وہ حیرت انگیز تبدیلی کہ جو پوری دنیا اور تمام انسانوں میں پیدا ہوگی۔ انسان اور دنیا کو ایک اور شکل میں جلوہ گر بنا دے گی۔

۱۔ باطنی تطہیر

اب انسانی وجود کے نشیب و فراز میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کی طرف توجہ فرمائیں۔

اعتقادی مسائل میں سے ایک مسئلہ خصلت اور کیفیت اور پاک اور ناپاک خصلتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ میل جول کا ہے۔ اور روایات میں بھی ذکر ہوا ہے کہ (طینت)عادت، سرشت کا کیا مطلب ومقصود ہے چونکہ عادتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور کس طرح پاک ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہیں؟

اس مسئلہ کی تفصیل اس مختصر کتاب میں مناسب وممکن نہیں ہے اس وجہ سے ہم فقط اس نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں: زمانۂ ظہور کی خصوصیات میں سے ملاوٹ سے خصلتوں کی پاکی، نفس اور ضمیر کا آلودگیوں سے پاک ہونا ہے جو وجود انسانی کے نشیب وفراز میں موجود ہیں ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ حضرت بقیۃ اللہؑ کے زمانۂ ظہور میں لوگ کثافتوں اور آلودگیوں سے پاک ہوجائیں گے؟

اس سوال کے جواب سے پہلے اس بات کی وضاحت کے لئے ایک داستان عرض ہے:

شیبہ بن عثمان، حضور اکرمؐ کا شدید ترین دشمن تھا۔ اس کے دل میں آنحضرتؐ کے قتل کی آرزو تھی اس نے جنگ حنین میں شرکت کی تا کہ حضور اکرمؐ کو شہید کردے جس وقت لوگ آنحضرتؐ کے اطراف سے ہٹ گئے اور نبی اکرمؐ تنہا رہ گئے یہ پچھلی جانب سے آنحضرتؐ کے نزدیک پہنچا، لیکن آگ کا ایک شعلہ اس کی طرف بڑھا اس طرح کہ اس کو تحمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اپنا مقصد پورا نہ کرسکا۔

نبی کریمؐ نے پیچھے مڑکر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا:

شبیہ میرے نزدیک آجاؤ اس وقت حضور نبی اکرمؐ نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر رکھا اس کام کے اثر سے آنحضرتؐ نے اس کے دل میں جگہ پیدا کرلی اس طرح کہ پیغمبر اکرم

اس کے نزدیک اس وقت سے محبوب ترین شخص ہوگئے اسی وقت اس نے نبی اکرمؐ کے حضور میں مخالفین سے اس طرح سے جنگ کی کہ اگر اسی حالت میں اس کا باپ بھی مقابلے میں آجاتا تو اس کو بھی حضور نبی کرمؐ کی نصرت کی خاطر قتل کردیتا۔[۱]

آپ دیکھیں کس طرح پیغمبر اکرمؐ نے ایک نجس طینت اور آلودہ نفس انسان کو جو آپؐ کا بدترین دشمن تھا ایک لمحے میں غلاظت و آلودگی سے نجات دے دی اس کو کفار کی صف سے نکال کر مومنین کے لشکر میں کھڑا کردیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے اپنے دست مبارک کو اس کے سینے پر پھیرنے کے ساتھ ہی اس کی عقل کو مکمل کردیا اور اس کی ناپسندیدہ طینت میں پیدا ہونے والی تبدیلی کی وجہ سے اس نے ضلالت اور گمراہی سے نجات حاصل کرلی۔

اس مقدمہ کے بیان کے بعد زمانۂ ظہور کی تشریح یوں ہوگی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ یَدَہُ عَلٰی رُئُوسِ الْعِبَادِ ، فَجَمَعَ بِہِ عُقُوْلَھُمْ وَ اَکْمَلَ بِہِ اَخْلَاقَھُمْ '' [۲]

جس وقت ہمارا قائم قیام فرمائے گا اپنے ہاتھوں کو خدا کے بندوں کے سروں پہ رکھے گا پس اس عمل سے ان کی عقلوں کو جمع کردیں گے اس کے سبب ان کی عقلی قوت کامل ہوجائے گی اور ان کے اخلاق کو مکمل کردیں گے۔

۱۔ سفینۃ البحار: ۲۰۲/۱ مادہ حبب

۲۔ بحارالانوار: ۳۳۶/۵۲

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اس عمل سے سے لوگوں کے باطن کو پاک کردیں گے اور خدا کے تمام بندوں کو برائیوں سے نجات بخشیں گے۔

۲۔ زمانہ ظہور میں عقلوں کا کامل ہونا

مذکورہ روایت سے دونہایت پرکشش نکات سمجھ میں آتے ہیں۔

ا۔ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے ہاتھ کو نہ فقط اپنے اصحاب خاص کے سروں پر بلکہ تمام بندگان خدا کے سروں پر پھریں گے یعنی وہ تمام افراد جو اس دن خدا کی بندگی کے قائل ہوں گے اگرچہ جنگ میں آنحضرت کے اصحاب میں سے نہ بھی ہوں گے بوڑھے اور بچے سب اس عظیم نعمت کے مالک ہوں گے۔

۲۔ سب لوگوں کی عقلیں پراکندگی اور انتشار سے نجات پائیں گی اور سب کے سب پوری طاقت کے ساتھ فکر و عقل کا مرکز جو غیر معمولی علم و ادراک کا سرچشمہ ہو جائیں گی۔ ان کی عقلی قوت کے کامل ہو جانے کا یہ معنی ہے کہ اگر چاہیں گے تو دماغ کی تمام تر قوتوں سے فائدہ حاصل کرسکیں گے۔

جی ہاں! جس دن خدائی ہاتھ لوگوں کے سروں پر رکھا جائے گا، غیبت کے دوران ستمدیدہ انسانوں پر نوازش کی جائے گی اور وہ طاقتیں جو انسانی دماغ کے اندر پوشیدہ تھیں تکامل کے اثر سے تجلی اور ظہور کریں گی نیز عالی ترین علمی اور عملی مراحل کے کمال کے ساتھ یہ حیرت انگیز دور درک کریں گے اس لئے ہم دماغی قوت اور کمال عقل کے حیرت انگیز اثرات کی زیادہ سے زیادہ آشنائی اور پہچان پیدا کریں۔

دماغ کی اس عظیم قدرت کی وضاحتیوں ہے کہ ہر انسان عادی یا غیر عادی طور پر اپنی

پوری زندگی کے دوران اپنید ماغ کی ظرفیت کا ایک اربواں حصہ بھی کام میں نہیں لاتا۔اگر عام افراد یا نابغہافراد کے دماغ کی ظرفیت اورتوانائی کا ایک اربواں حصہ کام میں لایا جائے تو وہ فرق جوان کے اور عام لوگوں کے درمیان دیکھنے میں آئے گا، وہ ایک بہت بڑی حیران کن کیفیت ہوگی نہ ایک چھوٹی موٹی اور عام۔[1] یعنی یہاں تک کہ نابغہ(غیر عادی) افراد جوفکرو عقل کی عجیب وغریب طاقت سے مالا مال ہیں، وہ بھی فقط اپنے مغز کی کل طاقت کا ایک اربواں حصہ عمل میں لا سکتے ہیں۔لیکن کیسے ان کے دماغکے ایک اربویں حصہ کی توانائی اور استفادہ دوسروں سے بہتر ہے۔

آج سے کئی سال پہلے کی بات ہے کہ اس زمانے کے ایک ریاضی دان نے ایک ایسے مسئلےکوعوام کے کانوں تک پہنچایا کہ جو بہت زیادہ زیر بحث تھا۔اس نے ایک تخمینہ لگایا کہ ایک انسانی مغز(ایک وقت میں) دس معلوماتی اکائیوں کی ذخیرہ اندوزی کرسکتا ہے اگراس رقم کو سادہ زبان میں بیان کیا جائے تو یہ کہنا حقیقت سے دور نہیں ہوگا کہ ہم میں سے ہرایک ماسکو میں موجودہ دنیا کی عظیم ترین لائبریری میں موجود کئی لاکھ جلد کتابیں جوتمام معلومات سے پر ہیں، کواپنے حافظہ میں رکھ سکتا ہے مندرجہ بالا باتیں اس طرح کے حساب میں جس کی تائید کی جا چکی ہے حیرت انگیز نظر آتی ہیں۔[2]

۱۔توانیھای خودرابشناسید: ۳۴۷

۲۔توانیھای خودرابشناسید:۴۴

اب آپ توجہ فرمائیں کہ اس صورت میں جب مصلح جہان حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے چمکتے ہوئے نور کی روشنی کے اثر سے انسانی مغز کی تمام قدرتیں اپنے تکامل کو پہنچ جائیں گی اور انسان اپنے مغز کی تمام تر قوت وطاقت سے نہ ایک اربویں حصے کی طاقت سے استفادہ کرے گا تو علم وتمدن پوری دنیا پر چھا جائے گا اس وقت دنیا کا احاطہ کس طرح ہوگا؟!

جس زمانے میں انسان عقل کے تکامل کے اثر سے روح کی سوئی ہوئی قوتوں کو اجاگر کرلے گا اور انہیں بیدار کر کے ان سے بہرہ منداور مستفید ہوگا اس وقت وہ اپنے جسم کو اپنی روح کا تابع قرار دے کر قدرت روح حاصل کرسکتا ہے۔

یعنی اپنے مادی جسم کو توانائی اور امواج میں تبدیل کرسکتا ہےاور اس کام سے اپنے جسم کو مادیت اور جسمانیت کی حالت سے باہر نکال سکتا ہے۔

جس وقت انسان اس کام پر قادر ہوجاتا ہے تو اس وقت بہت سی کرامتیں جو اس کے اندر عام حالت میں موجود تھیں اس کے لئے ثابت ہوجائیں گی۔

زمانۂ غیبت میں بہت کم ایسے لوگ موجود ہیں جو طی الارض کی قدرت رکھتے ہیں، اور اس سے استفادہ کرتے ہیں اور اپنے جسم سے مادی حالت اور تجسم کو چھین کر اپنے آپ کو توانائی اور امواج کی شکل میں تبدیل کر لیتے اور ایک لمحے میں اپنے آپ کو زمین کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں پہنچا تیہیں اور جو لوگ یہ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں وہ اپنے تر وح یافتہ جسم کی اس جگہ راہنمائی کرتے ہیں کہ جس کا وہ ارادہ رکھتے ہیں اور وہاں پر اسے مجسم کر لیتے ہیں۔

۳۔دنیامیں عظیم تبدیلی

ظہور کے باعظمت دور میں زمین پر عظیم تبدیلیاں رونما ہوں گی اورقرآن مجید کےفرمان کےمطابق:﴿ يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَيۡرَ الۡاَرۡضِ ﴾۱

اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہوجائے گی۔

زمین ایک نئے طریقے سے جدید شرائط کے ساتھ وجود میں آئے گی اور نہ فقط زمین بلکہ اس زمانے میں عظیم،کامیاب اورتازہ تبدیلیاں رونما ہوں گی۔۲

آج تمام دانشمند افراد اس نکتہ پر متفق ہیں کہ مادہ ارتعاش سے تشکیل پاتا ہے اور ارتعاشات کوکیبل یالہروں کے ذریعے سے تصور یا آواز کی طرح دور دراز مقامات پر منتقل کیا جاسکتاہےجس کے نتیجہ میں انسان کی بناوٹ وساخت (جو مادہ سے منظّم ہوئی ہے) کوارتعاش میں تبدیل کرکےالیکٹرونک کےذریعےدنیاکے ہرحصہ تک پہنچایاجاسکتاہے۔

میرانظریہ یہ ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں تک کہ فضائی مسافرتوں سےبھی قبل ایسے طریقے ایجاد کئے جاسکیں گے کہ انسانی جسم کوارتعاش کےساتھ ذرہ ذرہ کرکےفضامیں بھیج کر اوروہاں ان الگ الگ اذرّات کوآپس میں میں جوڑا جاسکے گا۔

اب ہمارےمحترم قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ انسان روح ہےاوراس کاجسم مادہ کےذرات کےعلاوہ اورکچھ بھی نہیں ہے۔جسے کند کرنے اوراس کےارتعاشات کونیچےلانے

....

۱۔سورۂ ابراہیم،آیت:۴۸

۲۔یہ ایک روایت کی طرف اشارہ ہےجس میں فرمایا گیا:”اِذٰا اتَّسَعَ الزَّمٰان فَاَبۡرٰارُ الزَّمٰانِ اُوۡلٰی بِہِ“بحار الانوار:۳۵۴/۴۷

سے اپنی مرضی کی شکلوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔[۱]

ایسے دن کو آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے جس دن انسان اپنے جسم کو الیکٹران والے طریقہ کے مطابق تبدیل کرے گا اور اسے مذکورہ بحث کے تجربہ کے طور پر مشاہدہ میں لائے گا اس کاروائی کی ایک دور دراز مقام کی طرف رہنمائی کی جائے گی اور وہاں پر ان ایٹموں کو جمع کیا جائے گا جن سے جسم دوسری مرتبہ اپنی اصل شکل میں آجائے گا۔[۲]

عقلی قوتوں کے تکامل عمومی کی بنا پر جن کی روایات میں تصریح کی گئی ہے، روح تمام مادہ چیزوں پر غلبہ کرے گی اور لوگ اپنے جسم پر (حکومت) کنٹرول حاصل کریں گے اور اس حالت سے بخوبی استفادہ کر سکیں گے اس باعظمت اور ناشناختہ دور میں لوگوں کی زندگیاں اور ان کی ضروریات مادی وسائل کے ساتھ ایک اور طرح کی ہیں۔

ولایت اہل بیت علیہم السلام کے ظہور کے پرتو میں انسان کا علم و دانش عظیم ترین امکانی نقطے تک پہنچ جائے گا اور انسان با آسانی علم و دانش کے تمام مراحل سے بہرہ مند ہوگا اس دن اولیائے خدا وہ راز بھی فاش کر دیں گے جو وہ عوام کے آمادہ نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا کرتے تھے اور ان کے لئے ترتیب اور تکامل کی آخری راہ کھول دیں گے شاید ہمارے لئے اس طرح کے مطالب کو قبول کرنا سخت ہو اور ہم ان تمام علمی مسائل کی پیشرفت کو قبول نہ کر سکیں۔

حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر انسانی دماغ شیطان کی قید سے آزاد ہو جائے تو اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان تمام مدارج میں اس حد تک تکامل حاصل کر لیتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی راز اس سے مخفی نہیں رہ جاتا اور تمام پیچیدہ علمی مسائل کا حل نکل آتا ہے۔

۱۔ روح زندہ می ماند: ۱۵۸ ۲۔ روح زندہ می ماند: ۱۸۸

غاصبین خلافت کہ جنہوں نے آج تک اربوں افراد کو علم وکمال کے عالی ترین مراحل اور ولایت کے جگمگاتے ہوئے تمدن تک رسائی حاصل کرنے سے محروم رکھا۔ حضرت علی علیہ السلام اپنے اس کلام میں کہ جو آنحضرت کے وجود کی گہرائیوں سے صادر ہوتا ہے اس طرح فرماتے ہیں:

" یا کُمَیل ما مِنْ عِلْمٍ اِلّا وَ اَنَا اَفْتَحُهُ وَما مِنْ سَرٍّ اِلّا وَ الْقائِمُ یَخْتِمُهُ "[1]

"اے کمیل! کوئی علم نہیں مگر یہ کہ میں نے اسے شگافتہ کیا ہو اور کوئی راز نہیں مگر یہ کہ قائمؑ اسے اختتام کو پہنچائیں۔"

جی ہاں! جب حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھوں سے چمکتا ہوا نور دنیا کے رنجیدہ خاطر اور ستم رسیدہ عوام کی عقلوں کو کمال بخشے گا اور استفادہ کی حیرت انگیز قوت ایجاد کردے گا۔ اس وقت انسان اپنے عقل وفہم کی تمام قدرت کے ساتھ نہ فقط ایک اربویں حصے سے خاندان وحی علیہم السلام کے حیات بخش مکتب کے رازوں کو قبول کرے گا بلکہ علم وکمال کے آخری مرحلے کو بھی حاصل کر سکے گا۔

اس باعظمت زمانے میں تمام تر پوشیدہ راز اور اسرار ظاہر وآشکار ہو جائیں گے، اور اس زمانے میں تاریکیوں کا اثر تک باقی نہیں رہے گا۔

اب کیا ایسے دن کے آنے کا انتظار ہمارے دلوں کو خلوص اور پاکیزگی نہیں بخشتا؟!

۱۔ بحارالانوار: ۷۷/۲۶۹

نتیجۂ بحث

انتظار، الٰہی حالت ہے جو امید ونجات بخش ہے، جو غیبت کے تاریک دور میں منتظرین کو حیرت وسرگردانی کی ظلمتسے نجات بخشتا ہے اور انہیں نور اور پاکیزہ وادی کی طرف لے جاتا ہے۔

انتظار غم زدہ لوگوں کو ایک نئی زندگی اور تازہ قوت دیتا ہے اور افسردہ دلوں کو امید دلاتا ہے۔ انتظار، رکاوٹوں اور تاریکیوں سے پاک کر دیتا ہے اور انسانی وجود میں تکامل یافتہ چمکتے ہوئے نور کو ایجاد کرتا ہے۔

انتظار، شناسائیوں کے بیج اور شیعہ کے اصلی اعتقادات کو منتظرین کے دلوں میں پروان چڑھاتا ہے اور بافضیلت ترین انسانوں کے لئے کامل ترین معنوی حالات کو بعنوان ہدیہ پیش کرتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اندر انتظار کو ایجاد کر کے اسے تقویت بخشیں تو ولایت کے عظیم اور عالی مقام سے انس اور محبت شروع کر دیں اور انتظار کے حیرت انگیز آثار اور ان کی عادات سے آگاہی پیدا کریں اور حضرت بقیۃ اللہ اعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانۂ ظہور کی برکتوں سے اپنے دل وجان کو آگاہ کریں تاکہ اس مبارک اور بابرکت زمانے کا انتظار ہمارے تمام تر وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

روز محشر که زهو لش سخنان می گویند

راست گویند ولی چون شب هجران تونیست

فہرست مطالب

حرف مترجم...۷
انتظار کی اہمیت...۱۱
انتظار کے عوامل..۱۳
امام زمانہؑ کے مقام ومنزلت کی معرفت..۱۵
انتظار کے آثار سے واقفیت...۱۸
مرحوم شیخ انصاری امام زمانہؑ کے شریعت کدہ پر................................۲۲
کامیابیوں کی کلید اور محرومیوں کے اسباب.....................................۲۴
امام زمانہؑ کے تکامل یافتہ منتظرین یا آپؑ کے عظیم اصحاب کی معرفت........۱۸
اصحاب باصفا کی طاقت وقدرت کا سرسری جائزہ..............................۳۲
ظہور کے زمانے کی معرفت..۳۴
نتیجۂ بحث...۴۳